فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مُنکرینِ ختمِ نبوت

فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں



افادات
مجددِ دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ

مرتب
پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی
(ایم، ایس سی میتھ)

دار الرضا لاہور
Dar-Ul-Raza

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرُود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

منکرینِ ختمِ نبوت
فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

افادات

امامِ اہلسنّت مجددِ دین وملت الشاہ

امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی (ایم، ایس، سی میتھ)

دارُالرضا لاہور

اللہ ربُّ محمدٍ صلی علیہ وسلما

نحنُ عبادُ محمدٍ صلی علیہ وسلما

سلسلہ اشاعت نمبر 52

نام کتاب	:	منکرینِ ختمِ نبوت فتاوٰی رضویہ کی روشنی میں
افادات	:	اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مرتب	:	پروفیسر محمد عابد بٹ قادری رضوی
ماخوذ از	:	فتاویٰ رضویہ
صفحات	:	40
اشاعت	:	جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ/ مارچ 2021ء
ناشر	:	دار الرضا پبلی کیشنز، لاہور
قیمت	:	/- روپے

ملنے کا پتا

دفتر مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ، دربار مارکیٹ، لاہور۔ 0321-4477511 / 042-37225605

ابتدائیہ

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کے وہ عظیم پیکر تھے، جنہوں نے نہ صرف پوری دنیا کو عشق مصطفیٰ کا پیغام دیا بلکہ کفر اور انبیاء واولیاء کی گستاخی سے امت مسلمہ کو بچایا۔ کفر کے اندھیرے کو ایمان کی روشنی سے منور کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی بھولی بھالی امت کو سیدھے راستے پر گامزن کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کی خاطر اپنی جان کی بھی پروانہیں کی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی شان میں توہین آمیز کلمات لکھنے والوں کو امام احمد رضا نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے اپنے علم کی تیز دھار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اسلام کے وفاداروں کے لیے شہد سے بھی زیادہ شیریں تھے۔ منافقوں و بدمذہبوں، اسلام کے دشمنوں اور گستاخوں کے لیے زہر میں بجھی تلوار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گستاخوں پر ہمیشہ فتح مند بنایا۔ دشمنانِ اسلام کے لیے آپ کا رد کرنا ممکن نہ تھا۔ آپ کے براہان و دلائل فولاد سے بھی زیادہ مضبوط تھے۔ آپ کو علم لدنی حاصل تھا۔ اللہ ورسول کا فضل آپ پر سایہ فگن تھا۔ دینی اور دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ آپ کو علوم جدیدہ پر بھی مہارت حاصل تھی۔ فتنوں کی آندھیوں کے سامنے آپ مضبوط قلعے کی طرح کھڑے رہے۔

برصغیر میں پیدا ہونے والے کئی فتنوں میں سے ایک فتنہ ''فتنہ قادیانیت'' تھا، جو آج بھی پوری دنیا میں مسلمانوں کے ایمان کو شکار کرنے کا جال بن رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے قادیان نامی مقام سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی کی۔ اسلام کو کمزور کرنے میں اپنی پوری زندگی لگا دی۔ سادہ لوح لوگ اس کے فریب میں پھنستے گئے اور اپنا ایمان اپنے ہاتھوں گنواتے رہے۔

لوگوں کے ایمان کی حفاظت کے لیے امام احمد رضا نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت اور انبیائے کرام کی شان میں کی گئی گستاخیوں کا ردِ بلیغ فرمایا۔ مرزا قادیانی کے ردِ میں امام احمد رضا کی لکھی ہوئی کتابیں اور فتاویٰ جات اوّل تا آخر شفائے مومنین اور شقائے قادیانیت ہے۔ جانِ مرزائیت پر صریح آفت ہیں۔ ان کے زخمی کلیجوں پر نمک چھڑکنے کے لیے راقم الحروف نے فتاویٰ رضویہ شریف اور ملفوظات اعلیٰ حضرت سے چند موتیوں کو چن کر ایک لڑی میں پرویا ہے تاکہ لوگ قادیانیت کے جال سے خود کو اور اپنے پیاروں کو بچا سکیں۔

آخر میں مَیں ''مرکزی مجلس رضا'' کے تمام اراکین اور ''جہان رضا'' کے ایڈیٹر سید محمد منیر رضا قادری رضوی صاحب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس رسالے کو ترتیب دینے پر میری ہر طرح سے حوصلہ افزائی فرمائی۔

اس رسالے کو ترتیب دینے کے لیے ملفوظات اعلیٰ حضرت اور فتاویٰ رضویہ شریف رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان کی ان جلدوں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ جلد اول (حصہ دوم)، جلد ۶، جلد ۸، جلد ۱۱، جلد ۱۴، جلد ۱۵، جلد ۲۰، جلد ۲۳، جلد ۲۴ اور فتاویٰ رضویہ شریف (انڈیا) کی ان جلدوں سے استفادہ حاصل کیا گیا ہے۔ جلد ۱، جلد ۵، جلد ۶، جلد ۹، جلد ۱۱، جلد ۱۴، جلد ۱۶، جلد ۲۰، جلد ۲۲۔

اللہ عزوجل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس سعی کو قبول فرمائے۔

محمد عابد بٹ قادری رضوی
یکم جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ
15 جنوری 2021ء

الحمدللہ رب العلمین وسلام علی المرسلین، ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شئی علیما، یامن یصلی علیہ ھو و ملئکۃ صل علیہ وعلی الہ و صحبہ و بارك وسلم تسلیما۔ اٰمین

حضور پرنور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء ومرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریاتِ دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنٰی شک وشبہہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیۂ کریمہ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ [1] (لیکن آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔ت) وحدیث متواتر لا نبی بعدی [2] (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ت) سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیامِ قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔ [3]

خاتم النبیین کی متواتر حدیثیں

آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ میں سب انبیاء میں آخر نبی ہوں۔

۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔

۴۔ ہمیں (ہم ایں) پچھلے ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم، الاحزاب: ۴۰

[2] صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۴۹۱

[3] فتاوی رضویہ، جلد ۱۴، صفحہ ۳۳۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲، ص ۲۵

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔
٦۔ قصرِ نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی۔
۷۔ میں آخرالانبیاء ہوں۔ ۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔
۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔
۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔
۱۲۔ میرے بعد دجّال کذّاب ادعائے نبوت کریں گے۔
۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔ [1]

مرزا قادیانی کے کچھ کفریا کلمات

سب سے بھاری ذریعہ اس کے رد کا اوّل اوّل کلماتِ کفر پر گرفت ہے جو اس کی تصانیف میں برساتی حشرات کی طرح اہلے گہلے پھر رہے ہیں، (۱) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہینیں، (۲) عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں، (۳) ان کی ماں طیبہ طاہرہ پر طعن اور یہ کہنا کہ (۴) یہودی کے جو اعتراض عیسیٰ اور ان کی ماں پر ہیں ان کا جواب نہیں اور یہ کہ (۵) نبوتِ عیسیٰ پر کوئی دلیل قائم نہیں بلکہ عدمِ نبوت پر دلیل قائم ہے، (٦) یہ ماننا کہ قرآن نے ان کو انبیاء میں گنا ہے اور پھر صاف کہہ دینا کہ (۷) وہ نبی نہیں ہو سکتے، معجزاتِ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے صراحۃً انکار اور یہ کہنا کہ وہ مسمریزم سے یہ کچھ کیا کرتے تھے اور یہ کہ (۱۰) میں ان باتوں کو مکروہ نہ جانتا تو آج عیسیٰ سے کم نہ ہوتا، تو وہ روشن معجزے جن کو قرآن مجید آیات بینات فرما رہا ہے یہ ان کو مسمریزم و مکروہ مانتا ہے، (۱۱) اپنے آپ کو اگلے انبیاء سے افضل بتانا اور یہ کہنا کہ (۱۲) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے، اور یہ کہنا کہ (۱۳) اگلے چار سو انبیاء کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ

[1] فتاوی رضویہ، جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۷، رضا فاؤنڈیشن، لاہور- پاکستان/انڈیا، ج ۲۲ ص ۱۵۲

جھوٹے اور یہ کہنا کہ (۱۴) عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار دادیاں نانیاں معاذ اللہ زانیہ تھیں اور یہ کہ (۱۵) اسی خون سے عیسیٰ کی پیدائش ہے۔ (۱۶) اپنے آپ کو نبی کہنا، (۱۷) اپنی طرف وحیِ الٰہی آنے کا ادعا کرنا، (۱۸) اپنی بنائی ہوئی کتاب کو کلامِ الٰہی کہنا، اور یہ کہ (۱۹) آیہ کریمہ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط [1] (ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ت) سے میں مراد ہوں اور یہ کہ (۲۰) مجھ پر اترا ہے انا انزلناہ بالقادیان و بالحق نزل (ہم نے اسے قادیان میں اور حق کے ساتھ نازل کیا۔ت)

خبیث قادیانی کی پیش گوئیوں کا جھوٹا پڑنا

اور دوسرا بھاری ذریعہ اس خبیث کی پیشگوئیوں کا جھوٹا پڑنا جن میں بہت چمکتے روشن حرفوں سے لکھنے کے قابل دو واقعے ہیں:

ایک اس کے بیٹے کا جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند پیدا ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، مگر شانِ الٰہی کہ چوں دم برداشتم مادہ برآمد (جب میں نے دُم اٹھا کر دیکھا تو مادہ پایا۔ت) بیٹی پیدا ہوئی، اس کے اوپر کہا کہ وحی کے سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ انبیاء کا چاند ہوگا۔ بیٹی، بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کے ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مر گیا، بادشاہ کیا کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

دوسری بہت بڑی بھاری پیشگوئی آسمانی جورو کی اپنی چچازاد بہن احمدی کو لکھ کر بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی میرے نکاح میں دے دے، اس نے صاف انکار کردیا، اس پر پہلے طمع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آگئی کہ زوجنا کھا ہم نے تیرا نکاح اس سے کردیا، اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تُو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا۔ مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہیں سنی، سلطان محمد خاں سے نکاح کردیا، وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا، نہ وہ شوہر مرا، کتنے بچے اس سے ہوچکے اور یہ چل دیئے۔

[1] القرآن الکریم، الصف: ۶

قادیانیوں کی عیاری امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی زبانی

عرض اس کے کفر و کذب حد شمار سے باہر ہیں کہاں تک گنے جائیں اور اس کے ہوا خواہ ان باتوں کو ٹالتے ہیں، اور بحث کریں گے تو کا ہے میں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا مع جسم کے اٹھائے گئے یا صرف روح، مہدی و عیسیٰ ایک ہیں یا متعدد۔ یہ ان کی عیاری ہوتی ہے، ان کفروں کے سامنے ان مباحث کا کیا ذکر، فرض کیجیے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ نہیں، فرض کیجیے کہ وہ مع جسم نہیں اٹھائے گئے، فرض کیجیے کہ مہدی و عیسیٰ ایک ہیں، پھر اس سے وہ تیرے کفر کیونکر مٹ گئے۔ کلام تو اس میں ہے کہ تُو کہتا ہے میں نبی ہوں ہم کہتے ہیں تُو کافر، اس کا فیصلہ ہونا چاہیے، انبیاء کی توہینیں، انبیاء کی تکذیبیں، معجزات سے استہزاء، نبوت کا ادعا اور پھر دوسرے درجہ میں انبیاء کے چاند والا بیٹا، آسمانی جورو، یہ تیری تکفیر تکذیب کو کافی ہیں۔ [1]

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

(قادیانی اور اس کے دم چھلوں کے) ان لعنتی اقوال نجس تر از ابوال کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعرِ جہنم کو پہنچے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن [2]

مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال انجس الابوال کے معتقد نہ بھی ہوں مگر جب کہ صریح کفر و کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبولِ خدا کہتے، قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحقِ نار۔ [3]

قرآن کا پیغام

سچا دین

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ [4]

---

[1] فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۲۷۹، ۲۸۰، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۱۱، ص ۴۳

[2] فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۳۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲، ص ۲۹

[3] فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۵۹۰، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ ج ۲۲، ص ۵۶

[4] القرآن الکریم، آل عمران: ۱۹

بیشک اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [۱]

اور جو اسلام کے سوا کوئی بھی دوسرا دین چاہے وہ ہرگز قبول نہ ہوگا اور وہ شخص آخرت میں زیاں کار رہے گا۔ [۲]

اب تمام جہان کے لیے دین صرف دین مصطفیٰ ہی ہے

یہ دین پاک، اللہ واحد قہار نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تمام جہان کے لیے قیامت تک کے واسطے اتارا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا [۳] قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [۴]

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (ت)

اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا

اور ان سے نبوت کا دروازہ بند فرما دیا، محال ہے کہ ابد الآباد تک اب کوئی جدید نبی ہو۔

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا [۵]

ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (ت)

قرآن مجید ہر طرف سے محفوظ ہے

محال ہے کہ ان کی کتاب کا ایک حرف یا ان کی شریعت کا کوئی حکم کبھی بدل سکے۔

---

[۱] القرآن الکریم، آل عمران: ۸۵

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴ ص ۵۸۰، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان/ انڈیا، ج ۱۱ ص ۱۲۶

[۳] القرآن الکریم، الفرقان: ۱

[۴] القرآن الکریم: الاعراف: ۱۵۸

[۵] القرآن الکریم، الاحزاب: ۴۰

لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖؕ-تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ [۱]

باطل کو اس کی طرف راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔

اپنی طرف سے کسی چیز کو شرعاً حرام وحلال کہنا کفر ہے

ان کی شریعت کے کسی حلال کو جو حرام بتائے یا کسی حرام کو حلال بتائے وہ حلال حرام یا حرام حلال تو نہ ہو جائے گا بلکہ یہی کہنے والا اُلٹا کافر ہو جائے گا۔

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَؕ-اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ [۲]

وَیْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَیُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ [۳]

اور نہ کہو اسے جو تمہاری باتیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو، بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔ تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے۔ [۴]

پیغامِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم

ہر چیز رسول کی رسالت جانتی ہے

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شئ الا یعلم انّی رسول اللہ الا کفرۃ او فسقۃ الجن والانس [۵]

---

[۱] القرآن الکریم، فصلت: ۴۲

[۲] القرآن الکریم، النحل: ۱۱۶

[۳] القرآن الکریم، طٰہٰ: ۶۱

[۴] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، ص ۵۸۱، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، پاکستان/ انڈیا، ج ۱۱، ص ۱۲۷

[۵] المعجم الکبیر، حدیث ۶۷۲، المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت، ۲۲/ ۲۶۲

الجامع الصغیر، حدیث ۸۰۴۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت، الجزء الثانی ص ۴۹۲

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صححہ خاتم الحفاظ۔

کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ (طبرانی نے کبیر میں یعلی بن مرہ سے روایت کیا اور خاتم الحفاظ نے اسے صحیح کہا۔ت) [۱]

بدمذہبوں سے بچنا ضروری ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ [۲]

دوستی صرف صحیح عقیدہ سنی مسلمان سے ہونی چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔ (اسے ابوداؤد اور ترمذی نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔(ت) [۳]

پیغامِ عبدالمصطفیٰ امام احمد رضا علیہ الرحمہ

(۱) ہر مسلمان پر فرضِ اعظم ہے کہ اللہ عزوجل کے سب دوستوں سے محبت رکھے اور اس کے سب دشمنوں سے عداوت رکھے۔ یہ ہمارا عین ایمان ہے۔ [۴]

[۱] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵ صفحہ ۵۸۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲ ص ۵۰

[۲] صحیح مسلم شریف، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء۔ فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۱، صفحہ ۳۹۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۹ ص ۲۳۹۔

[۳] سنن ابوداؤد، کتاب الادب باب من یومران یجالس۔ فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۱، صفحہ ۳۹۴، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۹ ص ۲۴۰

[۴] ملفوظات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ۔ حصہ دوم

(۲) مخالفانِ دین پر شدت وغلظت (یعنی سختی) منافی اخلاق (یعنی بداخلاقی) نہیں بلکہ یہی خُلقِ حسن ہے۔ [۱]

(۳) اللہ عزوجل سب خبثا کے شر سے پناہ دے اور مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھولے اور دوست دشمن پہچاننے کی تمیز دے، ارے کس کے دوست دشمن، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوست و دشمن، افسوس افسوس ہزار افسوس کہ آدمی اپنے دوست دشمن کو پہچانے، اپنے دشمن کے سایہ سے بھاگے، اس کی صورت دیکھ کر آنکھوں میں خون اُترے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں، ان کے بدگویوں، انہیں گالیاں لکھ کر شائع کرنے والوں اور ان خبیثوں کے ہم مذہبوں ہم پیالوں سے میل جول رکھے، کیا قیامت نہ آئے گی، کیا حشر نہ ہوگا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منہ دکھانا نہیں، کیا ان کے آگے شفاعت کے لیے ہاتھ پھیلانا نہیں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حیا کرو۔ اللہ عزوجل توفیق دے، آمین! واللہ تعالیٰ اعلم [۲]

(۴) لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر اُن کا کیا اثر ہوگا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم فرماتے ہیں:

من سمع بالدجال فلیناء منه فوالله ان الرجل لیاتیه وهو یحسب انه مؤمن فیتبعه مما یبعث به من الشبهات۔ [۳] رواہ ابوداؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه وعن الصحابة جمیعا۔

جو دجّال کی خبر سُنے اُس پر واجب ہے کہ اُس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اُس سے کیا نقصان پہنچے گا، وہاں اُس کے دھوکوں میں پڑ کر اُس کا پیرو ہو جائے گا (اسے ابوداؤد نے عمران بن

[۱] ملفوظات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ۔ حصہ اوّل

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۴۰۴، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج ۱۱، ص ۱۱۳

[۳] سنن ابی داؤد، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، آفتاب عالم پریس، لاہور، ۲/ ۲۳۷

حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابہ سے روایت کیا۔ت)

کیا دجّال ایک اُسی دجّال اَخبث کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا تمام گمراہوں کے داعی منادی سب دجّال ہیں اور سب سے دُور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اُس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یکون فی اٰخر الزمان دجّالون کذّابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباء کم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ [۱] مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آخر زمانے میں دجّال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے، تو اُن سے دُور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ (اسے مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت) [۲]

ضروریاتِ دین میں سے کسی شی کا منکر کافر مرتد ہے

ضروریاتِ دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک وشبہہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ [۳]

امام اجل ابوزکریا نووی ''کتاب الروضہ'' پھر امام ابن حجر مکی ''اعلام بقواطع الاسلام'' میں فرماتے ہیں:

اذا جحد مجمعا علیہ یعلم من دین الاسلام ضرورۃ سواء کان فیہ نص اولا فان جحدہ یکون کفرا اھ ملتقطا۔ [۴]

---

[۱] صحیح مسلم، باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء۔ الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۱۰

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد اول، حصہ دوم ص ۱۰۵۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج۱ ص ۷۸۸

[۳] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۴۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲ ص ۲۸

[۴] الاعلام بقواطع الاسلام، مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۳۵۲۔
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴ صفحہ ۳۴۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲ ص ۲۹

جس کسی نے ایسی بات کا انکار کیا جس کا ضروریاتِ دین اسلام میں سے ہونا متفق علیہ معلوم ہے خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو تو اس کا انکار کفر ہے اھ ملتقطا۔ (ت)

حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے بارے میں عقیدہ اہل سنت وجماعت

حضور پُرنور سید المرسلین خَاتَمَ النَّبِیّٖن اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مثل وہمسر حضور کی جملہ صفات کمالیہ میں شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالٰی حضور کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن فرماتا ہے اور ختم نبوت نا قابلِ شرکت تو امکانِ مثل مستلزم کذبِ الٰہی اور کذب الٰہی محالِ عقلی۔

مُنَزَّہٌ عَنۡ شَرِیۡكٍ فِیۡ مَحَاسِنِہٖ فَجَوۡھَرُ الۡحُسۡنِ فِیۡہِ غَیۡرُ مُنۡقَسِمٖ

(اپنے محاسن میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کسی شریک سے بالا ہیں تو آپ کا جوہرِ حسن تقسیم نہیں کیا گیا۔ت)

یہ آیۂ کریمہ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ [۱] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ت) بھی معاذ اللہ کوئی وعید ہے جس کے امکانِ کذب کو جواز خلف پر متفرع کیجیے گا، یہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بشارتِ عظیمہ کہ تمہیں اس فضل جلیل سے مشرف کیا گیا تمہاری شریعت مطہرہ کو شرفِ افضلیت بخشا تم ناسخ ادیان ہوئے تمہارے دین متین کا ناسخ کوئی نہ آئے گا تم سب سے بلند وبرتر رہے تم سے بالا کوئی ہوا نہ ہوگا، اس میں خلف تو ہر طرح بالا جماع محال ہے۔ [۲]

ختم نبوت میں شک کرنے والا بھی کافر ہے

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی "معتمد فی المعتقد" میں فرماتے ہیں:

بحمد اللہ ایں مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازاں ست کہ آں را بہ کشف و بیان حاجت نہ افتد

[۱] القرآن الکریم، الاحزاب: ۴۰

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵ صفحہ ۴۲۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان / انڈیا، ج ۲۰، ص ۱۶۹ ــ ۱۷۰

امااین مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا زندیقے جاہلے را در شبہتے انداز د و بسیار باشد کہ ظاہر نیار ند کردن و بدیں طریقہا پائے درنہند کہ خدائے تعالیٰ برہمہ چیز قادرست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد کہ خدائے تعالیٰ از اں خبر دہد و خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت اور معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہرچہ از اں خبر دادے صادق دانستے و بہماں حجت ہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش مابداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد وہر کہ دریں بہ شک ست دراں نیز بہ شک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یاہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ [1]

بحمد اللہ تعالیٰ یہ مسئلہ مسلمانوں میں روشن تر ہے کہ اسے بیان و وضاحت کی حاجت کیا ہے۔ لیکن قرآن سے کچھ اس لیے بیان کر رہے ہیں کہ کسی زندیق کے لیے کسی جاہل کو شبہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ نہ رہے، بسا اوقات کھلی بات کی بجائے یوں فریب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کوئی اس کی قدرت کا انکار نہیں کرسکتا لیکن جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کے متعلق خبر دے دے کہ ایسے ہوگی یا نہ ہوگی، تو اس کا خلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی سے خبر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ اس کے بعد دوسرا نبی نہ ہوگا، اس بات کا منکر وہی ہوسکتا ہے جو سرے سے نبوت کا منکر ہوگا، جو شخص آپ کی رسالت کا معترف ہوگا وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کردہ ہر خبر کو سچ جانے گا جن دلائل سے آپ کی رسالت کا ثبوت بطریق تواتر ہمارے لیے درست ہے اسی طرح یہ بھی درست ثابت ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد آپ کے زمانہ میں اور قیامت تک آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جو آپ

[1] المعتمد فی المعتقد (فارسی)، باب دوم در بیان ایمان بفرشتگان و کتابہا و پیغمبران ...... الخ، فصل چہارم در شرح ایمان برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص ۱۰۶-۱۰۷

کی اس بات میں شک کرے گا وہ آپ کی رسالت میں شک کرے گا، جو شخص کہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی تھا یا ہے یا ہوگا اور جو شخص کہے کسی نبی کے آنے کا امکان ہے وہ کافر ہے یہی خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صحیح ایمان کی شرط ہے۔ (ت)

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کے ارشاد مبارک کی تکذیب کرنے والا کافر ہے

امام ابن حجر مکی شافعی ''خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان'' میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنه رضی الله تعالیٰ عنه رجل قال امهلونی حتی اٰتی بعلامة فقال من طلب منه علامة کفر لانه بطلبه ذٰلك مکذب لقول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا نبی بعدی۔ [1]

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں، امام ہمام نے فرمایا: جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہوجائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد قطعی ومتواتر ضروردینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

میں رسول یا پیغمبر ہوں کہنے والا کافر ہے

''فتاویٰ خلاصہ'' و ''فصول عمادیہ'' و ''جامع الفصولین'' و ''فتاویٰ ہندیہ'' وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی قال قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولوانه حین قال هٰذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب و المتاخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافتضاحه لایکفر۔ [2]

[1] خیرات الحسان فی مناقب الامام الفصل الحادی والعشرون فی فراسته ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ، ص ١١٩

[2] فتاویٰ ہندیہ بحوالہ الفصول العمادیۃ ، الباب التاسع ، نورانی کتب خانہ پشاور ، ٢ / ٢٦٣

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا، اگرچہ مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں۔ اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورُسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم نبوت میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

مدعی نبوت سے معجزہ مانگنا کب کفر نہیں ہے

''اعلام بقواطع الاسلام'' میں ہے:

واضح تکفیر مدعی النبوۃ و یظھر کفر من طلب منه معجزۃ لانه بطلبه لها منه مجوز لصدقه مع استحالته المعلومة من الدین بالضرورۃ نعم ان ارادبذلك تسفیهه وبیان کذبه فلا کفر۔[۱]

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اُس سے معجزہ مانگے اُس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اُس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی ممکن نہیں، ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اُس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

کسی شخص کے لیے نبوت کی تمنا کرنا کفر ہے

ومن ذلك (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبیأ ونسبة تعمد کذب الیه او محاربته اوسبه او الاستخفاف و مثل ذلك کما قال الحلیمی مالوتمنی فی زمن نبینا او بعده ان لو کان نبیا فیکفر فی جمیع ذلك والظاهر انه لافرق بین تمنی ذلك باللسان اوالقلب[۲] اھ مختصراً۔

انہیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف

[۱] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۷۶

[۲] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ، مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی، ص ۳۵۲

قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے بُرا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انہیں کفریات کی مثل ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں کہ وہ تمنا زبان سے ہو یا صرف دل میں۔ اھ مختصراً۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

سبحان اللہ! جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کو آخری نبی ماننا ضروریات دین سے ہے

''یتیمۃ الدہر'' پھر ''ہندیہ'' میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور ''اشباہ والنظائر'' وغیرہا میں ہے:

واللفظ لھا اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ [1]

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریاتِ دین سے ہے۔

اللہ ورسول کو جھٹلانے والا بحکم قرآن وحدیث بالیقین کافر ہے

''شفاء شریف'' امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح ''نسیم الریاض'' للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے:

(و کذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ فانہ خاتم النبیین بنص القران والحدیث فھذا تکذیب اللہ و

[1] الاشباہ والنظائر، کتاب السیر باب الردۃ، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی، ۱/۲۹۶

رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم (كالعيسوية) وهم طائفة (من اليهود) نسبوا لعيسى بن اسحق اليهودي ادعى النبوة فى زمن مروان الحمار و تبعه كثير من اليهود و كان من مذهبه تجويز حدوث النبوة بعد نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم (وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة على فى الرسالة للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم وبعده كالبزيغية والبيانية منهم) وهم اكفر من النصارى واشد ضررا منهم لانهم بحسب الصورة مسلمون ويلتبس امرهم على العوام (فهؤلاء) كلهم (كفار مكذبون للنبى صلى الله تعالى عليه وسلم لانه صلى الله تعالى عليه وسلم اخبر انه خاتم النبيين واخبر ايضاً انه (لانبى بعده. واخبر عن الله تعالى انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة عليان هذا الكلام على ظاهرة وان مفهومه المراد منه دون تاويل ولاتخصيص فلاشك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً اجماعًا وسمعًا)[1] اھ مختصرًا۔

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ و رسول کو جھٹلاتا ہے جلا جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسٰی بن اسحٰق یہودی کی طرف منسوب ہے، اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے، اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولا علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انہیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزیغیہ و بیانیہ، ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ یہ صورت میں

---

[1] کتاب الشفاء للقاضی عیاض، فصل فی بیان ماھو من المقالات، مطبعۃ شرکۃ صحافیہ، ۲/ ۲۷۱-۲۷۰
نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض، فصل فی بیان ماھو من المقالات، دارالفکر بیروت، ۴/ ۵۰۶ تا ۵۰۹

مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے، اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور اُمت نے اجماع کیا کہ یہ آیات واحادیث اپنے معنیٰ ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص، تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماعِ اُمت و بحکم حدیث وآیت بالیقین کافر ہیں۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

الحمدللہ! اس کلامِ رشید نے ولید پلید و روافض بلید و قاسمیہ [۱] جدید و امیریہ [۲] طرید کسی مردود وعنید کا تسمہ نہ لگا رکھا وللہ الحجۃ السامیہ۔ یہ فقرے آبِ زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے ان کا زائد ضرر، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ الْعَزِیْزُ الْاَکْبَر۔

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم تمام انبیاء ومرسلین کے خاتم ہیں

''وجیز امام کردری'' و ''مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر'' میں ہے:

---

[۱] بانی دارالعلوم دیوبند اور کتاب ''تحذیر الناس'' کا مصنف وہابی مقلد یعنی دیوبندی قاسم نانوتوی۔ یہ اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے کہ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔'' دیوبندیوں (وہابی مقلد) کے اسی عقیدے کو بنیاد بنا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ دیوبندیوں کے اسی عقیدے کی بنا پر عرب وعجم کے علماء نے قاسم نانوتوی پر حکم کفر لگایا تھا بلکہ جو قاسم نانوتوی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ مزید جاننے کے لیے ''حسام الحرمین'' کا مطالعہ کیجیے۔

[۲] اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام احمد قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اُترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی ومنزل من اللہ بتاتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مزید کفر دیکھنے کے لیے ''السوء والعقاب علی المسیح الکذاب'' (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب) کا مطالعہ کیجیے۔

امام الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لایکون مؤمنا۔[1]

ہمارے مولا ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہوگیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیاء و مرسلین کے خاتم ہیں، اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیاء ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً بہ نظر صورت بہ حسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا۔ کما تقدم فی کلام الامام التورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ (جیسا کہ امام تورپشتی کے کلام میں پہلے گزر چکا ہے۔ت)

حضور پُرنور سے پہلے کسی غیر نبی کو نبی جاننا کفر ہے

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی "کتاب الانوار" میں فرماتے ہیں:

من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لھا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر[2] اھ ملخصًا۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے اھ ملخصًا۔

---

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱/ ۶۹۱

[2] الانوار الاعمال الابرار، کتاب الردۃ، ۳/ ۲۷۴

خَاتَمَ النَّبِیّٖن اور اجماع امت

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی ''کتاب الاقتصاد'' میں فرماتے ہیں:

ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا وعدم رسول بعده ابدا وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص ومن اوله بتخصيص فكلامه من انواع الهذيان لا يمنع الحكم بتكفيره لانه مكذب لهذا النص الذى اجمعت الامة على انه غير مؤول ولا مخصوص۔[1]

یعنی تمام اُمت محمدیہ علی صاحبہا وعلیہا الصلوٰۃ والتحیۃ نے لفظ خَاتَمَ النَّبِیّٖن سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین کے سوا خَاتَمَ النَّبِیّٖن کے کچھ اور معنی گھڑیئے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجیے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

بحمد اللہ یہ عبارتِ بھی مثل عبارتِ ''شفاء'' و ''نسیم'' تمام طوائف جدیدہ قاسمیہ وامیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے ہذیانات کا ردِ جلیل وجلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے۔ یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غالی رافضیوں کا کفری عقیدہ کہ مولا علی نبی ہیں

''غنیۃ الطالبین شریف'' میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

[1] الاقتصاد فی الاعتقاد، القطب الرابع الباب الرابع بیان من یجب تکفیرہ من الفرق، ص ۱۳۷

ادعت ایضا ان علیا نبی (الی قولہ رضی اللہ تعالی عنہ) لعنھم اللہ و ملئکتہ و سائر خلقہ الی یوم الدین وقلع آثارھم واباد خضراھم ولاجعل منھم فی الارض دیاراً فانھم بالغوا فی غلوھم و مردوا علی الکفر و ترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ۔ [1]

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعوی بھی ہے کہ مولا علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھاڑ کر پھینک دے تباہ کردے زمین پر ان میں کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انہوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جدا ہوئے اللہ و رسول وقرآن سب کے منکر ہوگئے، ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

الحمدللہ، اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دار الفتن ہند پُرمحن کی زمین میں فتنوں کی بوچھار کی گندہ بہار میں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالی جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے اَلَمۡ نُہۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ○ ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ○ کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ○ [2] (کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہ فرمایا پھر پچھلوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ ت) کا منتظر ہے۔

کسی نبی کی شان گھٹانے والا کافر ہے

''تحفہ شرح منہاج'' میں ہے:

---

[1] غنیۃ الطالبین فصل علامات اہل بدعت کے بیان میں، مصطفی البابی مصر ۱/ ۸۸

[2] القرآن الکریم، المرسلات: ۱۶ تا ۱۸

او کذب رسولا اونبیا او نقصه بای منقص کان صغر اسمه مریدًا تحقیرہ اوجوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسّلام نبی قبل فلا یرد۔ [۱]

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے، مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کر کے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

فلاسفہ کے باطل عقیدے کا رد

عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی ''شرح الفرائد'' میں فرماتے ہیں:

فساد مذہبھم غنی عن البیان بشھادۃ العیان، کیف وھو یؤدی الی تجویز نبی مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوبعدہ، وذٰلک یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انه خاتم النبیین واٰخر المرسلین، وفی السنة انا العاقب لانبی بعدی، واجمعت الامة علی ابقاء ھذا الکلام علی ظاھرہ وھٰذا احدی المسائل المشھورۃ التی کفرنا بھا الفلاسفة لعنھم اللہ تعالیٰ۔ [۲]

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے، اس کے رَد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا بطلان محتاجِ بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خَاتَمَ النَّبِیّٖن وآخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا

[۱] المعتقد المنتقد بحوالہ التحفہ شرح المصباح مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ لاہور، ص ۱۲۷-۱۲۸

[۲] المعتقد المنتقد بحوالہ شرح العزائد للنابلسی مع المستند المعتمد، مکتبہ حامدیہ لاہور، ص ۱۱۴-۱۱۵

نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنی پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں، یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہلِ اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل ھٰذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول مولانا فضل الرسول قدس سرہ فی المعتقد المنتقد۔

یہ مذکورہ دونوں عبارتیں خاتم المحققین، حق مبین کے معاون ننگی تلوار مولانا فضل رسول قدس سرہ نے اپنی کتاب المعتقد المنتقد میں نقل کی ہیں۔ (ت)

ولی کو نبی سے افضل جاننے والا کافر ہے

''مواہب شریف'' آخر نوع ثالث، مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحبِ ''صحیح'' مسمّٰی ''بالتقاسیم والانواع'' سے نقل فرمایا:

من ذھب الی ان النبوۃ مکتسبۃ لاتنقطع او الی ان الولی افضل من النبی فھو زندیق [1] الی آخرہ۔

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی، یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریہ ہے۔

علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا:

لتکذیب القراٰن و خاتم النبیین [2] یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم وختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

''بحر الکلام'' امام نسفی پھر ''تفسیر روح البیان'' میں ہے:

---

[1] المواہب اللدنیہ، المقصد السادس، النوع الثالث، المکتب الاسلامی بیروت، ۳/ ۱۸۳

[2] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد السادس، النوع الثالث، دار المعرفۃ بیروت، ۶/ ۱۸۸

صنف من الروافض قالو ابان الارض لا تخلو من النبی والنبوۃ صارت میراثا لعلی واولادہ وقال اھل السنۃ والجماعۃ لا نبی بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا نبی بعدی ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذلک لو شک فیہ [1] ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولا علی اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہوگئی ہے اور اہل سنت و جماعت نے فرمایا: ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیاء میں پچھلے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرے بعد کوئی نبی نہیں، تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآنِ عظیم ونصِ صریح کا منکر ہے یوں ہی جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

رافضیوں کے باطل عقیدے کا رد

''تمہید ابو شکور سالمی'' میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا عن النبی قط وھذا کفر لان اللہ تعالیٰ قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شک فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ما کان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف ماقالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وھذا منھم کفر۔ [2]

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

[1] روح البیان آیہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم الخ، المکتبۃ الاسلامیہ ریاض الشیخ، ۷/ ۱۸۸

[2] التمہید فی بیان التوحید، الباب السابع فی المعرفۃ والایمان دار العلوم حزب الاحناف لاہور، ص ۱۱۲ - ۱۱۳

وخاتم النبیین اب جو دعویٰ نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشادِ الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوتِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نبوت مانتے ہیں اور یہ ان کا کفر ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم خَاتَمَ النَّبِیّٖن اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب ہیں

بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد "شرح سلم" میں فرماتے ہیں:

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیّٖن وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وھاتان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام الیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی امر کلی یجوز العقل تناول ھذا الحکم لغیر ھٰذین الشخصین وانکار ھذا مکابرۃ و کفر۔[1]

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَاتَمَ النَّبِیّٖن ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ اور تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیلِ قطعی علمِ عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خَاتَمَ النَّبِیّٖن اور افضل الاولیاء ہونا کسی امرِ کُلی کے لیے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذاتِ پاک کے سوا کسی اور کے لیے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں:

اقول: فیہ لف ونشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے انکار قرآن وسنت واجماعِ اُمت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے انکار کفر، وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

[1] شرح سلم لعبد العلی، بحث التصدیقات آخر کتاب، مطبع مجتبائی دہلی، ص ۲۶۰

شیطان کا ولی اور خلیفہ و نائب کون؟

امام احمد قسطلانی ''مواہب لدنیہ'' مقصد سابع فصل اول، پھر علامہ عبدالغنی نابلسی ''حدیقہ ندیہ'' باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی و لدنی شیطانی و المحك هو الوحی و لاوحی بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم. واما قصة موسیٰ مع الخضر علیهما الصلوٰة والسلام فالتعلق بها فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد و کفر یخرج عن الاسلام موجب لاراقة الدم والفرق ان موسیٰ علیه الصلوٰة والسلام لم یکن مبعوثا الی الخضر، ولم یکن الخضر مامورا بمتابعته و محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مبعوث الی جمیع الثقلین فرسالته عامة للجن والانس فی کل زمان. فمن ادعی انه مع محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کالخضر مع موسیٰ علیهما الصلوٰة والسلام اوجوز ذٰلك لاحد من الامة فلیجدد اسلامه (لکفره بهٰذه الدعوی) ولیشهد شهادة الحق (لیعود الی الاسلام) فانه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء الله تعالیٰ و انما هو من اولیاء الشیطٰن وخلفائه ونوابه (فی الضلال و الاضلال) والعلم اللدنی الرحمانی هو ثمرة العبودیة والمتابعة لهٰذا النبی الکریم علیه ازکی الصّلوٰة واتم التسلیم و به یحصل الفهم فی الکتاب والسنة بامر یختص به صاحبه کما قال علی (امیر المومنین) وقد سئل (کما فی الصحیح و سنن النسائی) هل خصکم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس (کما تزعم الشیعة) فقال لا الا فهما یؤتیه الله عبدا فی کتابه[1] اھ مختصرا مزید

[1] المواہب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الاول، علامات محبۃ الرسول. المکتب الاسلامی بیروت، ۳/ ۹۷-۲۹۶۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ الفصل الاول علامات محبۃ الرسول، ۶/ ۱۰-۳۱۱-۳۱

اما بین اھلالین من شرح العلامۃ الزرقانی۔

رزقنا اللہ تعالٰی بمنّہ والائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصل وسلم علٰی خاتم انبیائہ محمّد والہ وصحبہ واحبائہ اٰمین۔

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی اور ان کے پہچاننے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحیِ جدید کے مطابق ہے، رہا خضر وموسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسٰی علیہما الصلوٰۃ والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پروانہ رکھنا نری بے دینی وکفر ہے، اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب، اور فرق یہ ہے کہ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الٰی قومہ خاصۃ) اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن وانس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ (ایسے تھے جیسے موسٰی کے ساتھ خضر)، یا اُمت میں کسی کے لیے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے لیے کلمۂ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائے آں کہ اللہ عزوجل کے خاص اولیاء سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی وگمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ ونائب ہے۔ علم لدنی رحمانی بندگیِ خدا و پیروی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن وحدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح ''صحیح بخاری'' و''سنن نسائی'' میں ہے کہ امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجھہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کوئی خاص شئ ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا کہ رافضی گمان کرتے ہیں؟ فرمایا: نہ، مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے

اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی اھ مختصراً ہلالین والی عبارت شرح علامہ زرقانی کی ہے۔ مختصراً ہلالین میں شرح زرقانی کی عبارت زائد لائی گئی ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و فضل، احسان و نعمت ہمیں عطا فرمائے بوسیلہ اولیاء اللہ، صلوٰۃ وسلام نازل فرمائے خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل واصحاب سب پر۔ آمین! (ت) [۱]

عقیدہ امکان نبی کا قائل کافر ہے

''بحر الکلام'' امام نسفی وغیرہ میں ہے:

من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص و کذٰلک لو شك فیہ۔ [۲]

جو شخص یہ کہے کہ ہمارے نبی کے بعد نبی آسکتا ہے وہ کافر ہے کیونکہ اس نے نص قطعی کا انکار کیا، اسی طرح وہ شخص جس نے اس کے بارے میں شک کیا۔ (ت)

''درمختار'' و ''بزازیہ'' و ''مجمع الانہر'' وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے:

مَنْ شَكَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَر۔ [۳]

جس نے اس کے کفر وعذاب میں شک کیا وہ بھی کافر ہے۔ (ت)

نبوت کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے

''شفاء شریف'' امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

کذٰلك (یکفر) من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھؤلا کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبرانہ خاتم النبیین ولا

[۱] فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۵، ص ۷۱۷ تا ۷۳۰، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج ۲۲ ص ۱۵۴ تا ۱۶۴

[۲] بحر الکلام الباب السادس الفصل المبحث الرابع ختم النبوۃ، ص ۴۷ ۲ ملتقطاً

[۳] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی احکام الجزیہ، ۱/۶۷۷۔ فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۳۸، ۳۳۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج ۲۲، ص ۲۸-۲۹

نبی بعده واخبر عن اللہ تعالیٰ انه خاتم النبیین وانه ارسل کافة للناس واجمعت الامة علی حمل ان هذا الکلام علی ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاویل ولا تخصیص فلا شك فی کفر هٰؤلاء الطوائف کلها قطعا اجماعا و سمعا۔ [۱]

یعنی جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص۔ تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکمِ اجماعِ امت و بحکمِ قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقینا قطعاً محال و باطل جاننا فرضِ اجل و جزءِ ایقان ہے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ [۲] (ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ت) نصِ قطعی قرآن ہے اس کا منکر، نہ منکر بلکہ شک کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمالِ خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بیّن، الکفر جل الکفران ہے۔ وہ

---

[۱] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل فی تحقیق القول فی الکفار المتاولین، شرکت صحافیہ فی البلد العثمانیہ ترکی، ۲/۷۱-۲۷۰۔ فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۳۴، رضافاؤنڈیشن لاہور پاکستان۔ انڈیا، ج ۲۲، ص ۲۵

[۲] القرآن الکریم، الاحزاب: ۴۰

یا اس کے اذناب آج کل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے۔

صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی، ''فتاوی خلاصہ'' و ''فصول عمادیہ'' و ''جامع الفصولین'' و ''فتاوی ہندیہ'' وغیرہا میں ہے:

واللفظ للعمادی لو قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر۔ [1]

یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا بزبانِ فارسی کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔

ولی یا صحابی کے لیے نبوت کا قائل کافر ہے

(لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ و بارک وسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو وہ تو مطلقاً کافر مرتد ہے اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لیے مانے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی:

وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط [2]

لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہیں۔ (ت)

وَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ [3]

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ت)

---

[1] فتاوی ہندیۃ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/ ۲۶۳
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۵۷۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان/ انڈیا، ج ۲۲ ص ۴۷

[2] القرآن الکریم، الاحزاب: ۴۰

[3] جامع الترمذی ابواب الفتن باب ماجاء لاتقوم الساعۃ الخ، امین کمپنی دہلی، ۲/ ۴۵

قادیانی کے کفر میں ادنیٰ شک کرنے والا بھی کافر مرتد ہے

لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَر [1] (جس نے اس کے کفر میں شک کیا وہ کافر ہوگیا۔ت) اُسے (یعنی مرزا قادیانی کو) معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اُس کے اقوالِ ملعونہ پر مطلع ہو کر اُس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

قادیانی اور مسئلہ نکاح

قادیانی عقیدے والے یا قادیانی کو کافر مرتد نہ ماننے والے مرد خواہ عورت کا نکاح اصلاً قطعاً ہرگز زنہار کسی مسلم کافر یا مرتد اُس کے ہم عقیدہ یا مخالف العقیدہ غرض تمام جہان میں انسان حیوان جن شیاطین کسی سے نہیں ہوسکتا، جن سے ہوگا زنائے خالص ہوگا۔ ''فتاویٰ عالمگیریہ'' میں ہے:

لا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية وكذلك لا يجوز نكاح المرتدة مع احد، كذا في المبسوط۔ [2]

مرتد کو کسی مرتدہ، مسلمہ یا اصلی کافرہ عورت سے نکاح جائز نہیں، ایسے ہی مرتدہ کو کسی مرد سے نکاح جائز نہیں۔ جیسا کہ مبسوط میں ہے۔ (ت)

اُسی میں دربارۂ تصرفات مرتد ہے:

منها ما هو باطل بالاتفاق نحو النكاح لا يجوز له ان يتزوج امرأة مسلمة ولا مرتدة ولا ذمية ولا حربية ولا مملوكة۔ [3] وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

بعض وہ چیزیں جو بالاتفاق باطل ہیں جیسے نکاح تو اس کے لیے کسی مسلمہ مرتدہ اور

---

[1] حسام الحرمین، مکتبہ نبویہ لاہور، ص ۱۳

[2] فتاویٰ ہندیہ، باب فی المحرمات بالشرک، نورانی کتب خانہ پشاور، ۱/ ۲۸۲

[3] فتاویٰ ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/ ۲۵۵

اصلی کافرہ اور ذمی عورت، حربیہ اور لونڈی سے نکاح باطل ہے۔(ت) وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

قادیانی اور مسئلہ طلاق

جس مسلمان عورت کا غلطی خواہ جہالت سے کسی ایسے کے ساتھ نکاح باندھا گیا اُس پر فرض فرض ہے کہ فوراً فوراً فوراً اس سے جدا ہو جائے کہ زنا سے بچے اور طلاق کی کچھ حاجت نہیں بلکہ طلاق کا کوئی محل ہی نہیں، طلاق تو جب ہو کہ نکاح ہوا ہو، نکاح ہی سرے سے نہ ہوا، نہ اصلاً عدت کی ضرورت کہ زنا کے لیے عدت نہیں، بلا طلاق بلا عدت جس مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ ''درمختار'' میں ہے:

نکح کافر مسلمة فولدت منه لایثبت النسب منه ولاتجب العدة لانه نکاح باطل۔[1]

کافر نے مسلمان عورت سے نکاح کیا جس سے اولاد ہوئی تو اس سے نسب ثابت نہ ہوگا۔ عورت پر عدت واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ نکاح باطل ہے۔(ت)

''ردالمحتار'' میں ہے:

ای فالوطء فیه زنا لایثبت به النسب۔[2] وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

یعنی اس میں وطی زنا ہے جس سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔(ت) وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

قادیانی اور مسئلہ ذبیحہ

قادیانی صریح مرتد ہیں، ان کا ذبیحہ قطعی مردار ہے۔[3]

قادیانی اور مسئلہ امامت

قادیانی یا وہ جو مرزا قادیانی کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کے کفر میں شک کرے یا اس

---

[1] درمختار فصل فی ثبوت النسب مجتبائی دہلی، ۱/ ۲۶۳

[2] ردالمحتار فصل فی ثبوت النسب دار احیاء التراث العربی بیروت، ۲/ ۶۳۳۔ فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۱، صفحہ ۵۱۴ تا ۵۱۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج۹ ص ۳۲۹-۳۳۰

[3] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۲۰، صفحہ ۲۴۹، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۱۴ ص ۴۵۳

کے کافر کہنے میں تامل کرے، اُن کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔ [۱]

قادیانی اور مسئلہ چھینک

قادیانی چھینک کر لاکھ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اُسے یَرْحَمُکَ اللہ کہنا جائز نہیں۔ [۲]

قادیانیوں سے ہر طرح کے تعلقات ختم کرنا ضروری ہے

علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ

مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ فَقَدْ كَفَر [۳]

جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر۔

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں بیمار پڑے پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمان کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قَالَ اللہُ تَعَالٰی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ [۴]

اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (ت) [۵]

قادیانیوں سے گفتگو اور لین دین کرنا منع ہے

قادیانی مرتد ہیں اُن کے ہاتھ نہ کچھ بیچا جائے نہ اُن سے خریدا جائے، اُن سے بات ہی کرنی کی اجازت نہیں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ و بارک وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۶، صفحہ ۶۲۵، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۵، ص ۳۳۱

[۲] ملفوظات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ، حصہ دوم

[۳] حسام الحرمین باب المعتمد المستند، ص ۱۳

[۴] القرآن الکریم، سورہ التوبہ: ۸۴

[۵] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۳۲۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۱۱، ص ۷۲

(اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ) اُن سے دُور بھاگو انہیں اپنے سے دور رکھو۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [۱]

قادیانی اور مسجد کا خرچہ

قادیانی مسجد کے خرچ کے واسطے روپیہ وغیرہ دے وہ روپے نہ لیے جائیں۔ [۲]

قادیانی اور طعام

قادیانی اگر کسی شخص کو مکان پر بلا کر کھانا کھلائے یا بھیج دے تو وہ کھانا نہ کھایا جائے اور اُس کے یہاں جا کر کھانا سخت حرام ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [۳]

''مسجد میں راگ (یعنی مولود خوانی) (معاذ اللہ) قطعاً ناجائز ہے'' کہنے پر مرزائیوں کا ردِ بلیغ

مجلسِ میلاد مبارک کہ روایاتِ صحیحہ سے ہو اور اشعار کہ پڑھے جائیں مطابق شرع مطہر ہوں اور الحان سے پڑھنے والے مرد غیر امرد ہوں، مسجد میں بھی جائز ہے کہ مساجد ذکرِ الٰہی کے لیے بنیں اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے، حدیث میں ہے رب عزوجل نے آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ [۴] کے نزول کے بعد کہ ہم نے بلند کیا تمہارا ذکر، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ السلام کو خدمتِ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وصحبہ وبارک وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا: اتدری کیف رفعت لك ذکرك [۵] جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر تمہارے لیے کیونکر بلند فرمایا؟

---

[۱] مسند امام احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، المکتب الاسلامی بیروت، ۸/ ۳۷۰
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۲۳، صفحہ ۵۹۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان/ انڈیا، ج۱۶ ص۵۴۹

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۲۴، صفحہ ۳۲۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج۱۱ ص ۳۴۰

[۳] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۲۴، صفحہ ۳۲۸، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج۱۱ ص ۳۴۰

[۴] القرآن الکریم، الم نشرح: ۴

[۵] کتاب الشفاء الباب الاول فی ثناء اللہ تعالیٰ فصل اول، مطبوعہ شرکت صحافیہ ترکی، ۱/ ۱۵۔ تفسیر درمنثور آیۃ ورفعنا لك ذکرك کے تحت مذکور ہے۔ منشورات کلتبہ آیۃ العظمی قم ایران، ۶/ ۳۶۴

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ و بارک وسلم نے عرض کی: تُو خوب جانتا ہے۔ فرمایا: **جعلتك ذكرا من ذكري فمن ذكرك فقد ذكرني** [۱] میں نے تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اُس نے میرا ذکر کیا۔ قادیانی مرتدین ہیں اُن کی بات پر کان لگانا جائز نہیں۔ **وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ** [۲]

قادیانیوں کی نماز باطل ہے

نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ اُن کا خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اہلسنت اپنی اذان کہہ کر اُسی مسجد (جس میں قادیانیوں نے اذان دی وخطبہ پڑھا اور جماعت ادا کی) میں اپنا خطبہ پڑھیں اپنی جماعت کریں یہی اذان وخطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل ومردود محض تھا۔ **وَھُوَ تَعَالٰی اَعْلَمُ** [۳]

قادیانی اور معمولات زندگی

ان (قادیانیوں اور دیگر بدمذہبوں) کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، ان کی موت وحیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام۔ نہ اُن کی نوکری کرنے کی اجازت، نہ انہیں نوکر رکھنے کی اجازت کہ اُن سے دُور بھاگنے اور انہیں اپنے سے دُور کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔ [۴]

ان سے بچو، انہیں دُور رکھو، تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں نہ فتنہ میں ڈال سکیں۔ (ت)

ایک جھوٹی حدیث کا ردِ بلیغ

(سوال میں اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تھا کہ جس میں سَو میں ننانوے

---

[۱] کتاب الشفاء الباب الاول فی ثناء اللہ تعالیٰ فصل اول، مطبوعہ شرکت صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ترکی، ۱/ ۱۵

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۸، صفحہ ۱۲۳، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۶ ص ۷۷

[۳] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۸، صفحہ ۴۶۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۶ ص ۳۳۳

[۴] صحیح مسلم، مقدمۃ الکتاب، باب نہی عن الروایۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۱۰
فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۴۱۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/ انڈیا، ج ۱۱ ص ۱۱۹

باتیں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی ہو تو اس کو کافر نہیں کہنا چاہیے) امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جو سوال میں لکھی محض جھوٹ اور نری بناوٹ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کا حکم یہ ہے کہ ہزار باتیں اسلام کی کرتا ہو اور ایک کلمہ کفر کا کہے وہ کافر ہو جائے گا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ [۱]

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ اُنہوں نے یہ بات نہ کہی اور بیشک ضرور اُنہوں نے کفر کا لفظ کہا اور اس کے سبب مسلمان ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

دین و عقل دونوں کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ ننانوے قطرے گلاب میں ایک بوند پیشاب کی ڈال دو سب پیشاب ہو جائے گا، مگر ان خبیثوں کا مذہب یہ ہے کہ ننانوے تولے پیشاب میں تولہ بھر گلاب ڈال دو سب گلاب ہو جائے گا، پاک ہے، حلال ہے، چڑھا جاؤ۔ [۲]

کافرانِ اصلی اور کافرانِ مرتد

ہندو اور نصاریٰ کافران اصلی ہیں اور یہ فرقے (قادیانی اور دیگر بدمذہب ضروریات دین کا انکار کرنے والے) کافران مرتد اور شریعت مطہرہ میں مرتد کا حکم اصلی سے سخت تر ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ [۳]

قادیانیوں کو مظلوم جاننے والا کافر ہے

قادیانی کو اس فعلِ مسلماناں (کہ قادیانی کے گھر جانا، قادیانی سے خلا ملا، میل جول، حصہ بخرہ رکھنے سے منع کرنا) سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے کے سبب (آدمی) اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ [۴]

---

[۱] القرآن الکریم، التوبہ: ۷۴

[۲] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۴۱۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج۱۱، ص۱۱۹-۱۲۰

[۳] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۴۱۲، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج۱۱، ص۱۲۰

[۴] فتاوی رضویہ شریف، جلد ۱۴، صفحہ ۶۵۴، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج۱۱، ص۱۷۹

کافر کون؟

''شفاء شریف'' میں ہے:

تکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل اووقف فیهم اوشك۔ [1]

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

''شفاء شریف'' نیز ''فتاوی بزازیہ'' و ''درر'' و ''غرر'' و ''فتاوی خیریہ'' و ''درمختار'' و ''مجمع الانہر'' وغیرہا میں ہے:

مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَر۔ [2]

جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام، کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔

''ہدایہ'' و ''درمختار'' و ''عالمگیری'' و ''غرر'' و ''ملتقی الابحر'' و ''مجمع الانہر'' وغیرہا میں ہے:

صاحب الهوٰی ان کان یکفر فهو بمنزلة المرتد۔ [3]

بدعتی اگر کفر کرے تو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ (ت)

''فتاوی ظہیریہ'' و ''طریقۂ محمدیہ'' و ''حدیقۂ ندیہ'' و ''برجندی شرح نقایہ'' و ''فتاوی ہندیہ'' میں ہے:

هٰؤلاء القوم خارجون عن ملّة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہٖ مرتدین کے احکام ہیں۔ [4]

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، فصل فی بیان ماھو من المقالات، مکتبہ شرکۃ صحافیۃ فی البلاد العثمانیہ، ۲/ ۲۷۱

[2] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/ ۳۵۶

[3] درمختار، فصل فی وصایا الذمی وغیرہ، مطبع مجتبائی دہلی، ۲/ ۳۳۳

[4] فتاوی ہندیہ، الباب التاسع فی احکام المرتدین، نورانی کتب خانہ پشاور، ۲/ ۲۶۴

شوہر کا کفر کرنا کیسا؟

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاحِ جدید کیے اس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں۔

فی الدر المختار عن غنیۃ ذوی الاحکام مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا

''درمختار'' میں ''غنیۃ ذوی الاحکام'' سے منقول ہے جو بالاتفاق کفر ہو وہ عمل، نکاح کو باطل کر دیتا ہے اس کی اولاد ولد الزنا ہے۔ (ت) [1]

دعائے رضا

وَمَنۡ لَّمۡ يَجۡعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوۡرًا فَمَا لَهٗ مِنۡ نُّوۡرٍ۠ (النور، آیت:۴۰) نسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذبہ من الحور بعد الکور والکفر بعد الایمان والضلال بعد الھدیٰ ولاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سیّدنا و مولانا محمد اٰخر المرسلین و خاتم النبیین واٰلہ وصحبہ اجمعین، والحمدللہ ربّ العٰلمین۔ [2]

جس کے لیے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی نور نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کے طلبگار ہیں اور ہم سنورنے کے بعد بگڑنے اور ایمان کے بعد کفر اور ہدایت کے بعد گمراہی سے اس کی پناہ کے طالب ہیں، حرکت اور طاقت نہیں مگر صرف اللہ تعالیٰ سے جو بلند و عظیم ہے، اللہ تعالیٰ کی صلواتیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو رسولوں کے آخری اور نبیوں کے آخری ہیں اور آپ کی سب آل واصحاب پر، وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔ (ت)

---

[1] درمختار، باب المرتد، مطبع مجتبائی دہلی، ۱/۳۵۹
فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۵۹۰-۵۹۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج ۲۲، ص ۵۶-۵۷

[2] فتاویٰ رضویہ شریف، جلد ۱۵، صفحہ ۷۱۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان/انڈیا، ج ۲۲، ص ۱۵۴

قابلِ مطالعہ کتابیں







